Md Minhajuddin **D. B. COLLEGE, JAYNAGAR**
Guest Teacher, Department of Urdu. **LNMU, DARBHANGA (BIHAR)**

اردو کی نثری اصناف

(۴)

غیر افسانوی نثر:

خاکہ:

خاکہ انگریزی لفظ Sketch کے مترادف ہے، جس کے لغوی معنی ڈھانچا بنانا یا مسودہ تیار کرنا ہوتا ہے، اور ادبی نقطۂ نظر سے خاکہ کسی شخصیت کی ہو بہو عکاسی کا نام ہے، خاکہ نگار نہ صرف شخصیت کے ظاہر کی دلچسپ پیرائے میں تصویر کشی کرتا ہے بلکہ باطن کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ خاکہ میں کسی شخص کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں شخص کے حقیقی خدوخال قارئین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ خاکہ نگار واقعات، تجربات ومشاہدات کے ساتھ ساتھ اپنے قیاسات اور تاثرات کی روشنی میں شخصیت کی کردار کے ان پہلوؤں یا ان اوصاف وخصائص اور ان نقوش کو اجاگر کرتا ہے جن کے امتزاج سے کردا کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس طرح قاری متعلقہ شخصیت کے افعال واعمال، کردار اور زندگی کو خاکہ نگار کی نظروں سے دیکھتا اور سمجھتا ہے۔ خاکہ میں تفصیل کے بجائے اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ فہمیدہ شیخ خاکہ کی تعریف کچھ اس طرح کرتی ہیں:

> ''خاکہ ایک ایسی صنف ادب ہے جس میں کسی ایک شخص کے خدوخال پیش کئے جاتے ہیں یا کسی شخصیت کے نقوش ابھارے جاتے ہیں جس سے خاکہ نگار خلوت وجلوت میں اس کی عظمتوں اور لغزشوں دونوں سے واقف ہو اور ساتھ میں یہ کہ تمام تاثرات کو ایسے دلکش پیرائے میں پیش کرے کہ پڑھنے والا بھی اس شخصیت کی عظمت سے واقف ہو کر اسے ایک کردار کے طور پر قبول کر لے جو تمام انسانوں سے ذرا مختلف ہو۔'' (سہ ماہی ادب؛ شمارہ۔ جنوری ۱۹۹۱؛ ص۔ ۳۴)

اردو میں خاکہ کے لئے مرقع نگاری، قلمی تصویر اور قلمی چہرہ جیسے اصطلاحات بھی رائج ہیں۔

سوانح:

سوانح کسی معروف اور نامور شخص کی حالات زندگی کو قدرے تفصیل سے بیان کرنے کا فن ہے، جو سوانح نگار شخصیت سے اپنی ذاتی واقفیت کی بنیاد پر رقم کرتا ہے۔ سوانح میں شخصیت کی زندگی کے محاسن اور معائب دونوں بیان کئے جاتے ہیں لہٰذا مستند اور جامع مواد کی پیشکش ضروری ہوتی ہے، ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ سوانح شخصیت کی مفصل روداد حیات ہو لہٰذا اس کی زندگی کے تمام کارناموں کو کتاب میں سلسلہ وار بیان کر دیا جائے، اگر صرف محاسن اور کمالات ہی بیان کئے جائیں تو سوانح ادبی معیار حاصل نہیں کرسکتی۔ سوانح حقیقت پر مبنی ہوتی ہے، اس میں نہ تو شخصیت کے بارے میں فرضی واقعات بیان کئے جاسکتے ہیں اور نہ ہی مبالغہ آرائی سے کام لیا جاسکتا ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد رضا علی:

''سوانح میں کسی شخص کے (پیدائش سے موت تک) جملہ احوال و واقعات کو منظّم و سلسلہ وار بالتفصیل پیش کیا جاتا ہے۔ سوانح کے مطالعہ سے نہ صرف کسی شخصیت کے حالات زندگی، تعلیم و تربیت، عادات واطوار اور نفسیاتی رویوں کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس عہد کے تاریخی، تہذیبی، سیاسی اور ادبی حالات ور جحانات سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔''

(اردو اصناف نثر کا مختصر تعارف؛ص۔٦)

خودنوشت:

خودنوشت یا آپ بیتی وہ صنف نثر ہے جو مصنف کی اپنی روداد حیات، حالات زندگی اور سوانح عمری ہوتی ہے۔ خودنوشت نگار اپنی زندگی کے پیچ وخم، نشیب وفراز اور اپنے تجربات ومشاہدات کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے گویا اس صنف کا محور اور موضوع مصنف کی خود کی شخصیت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر طفیل احمد خودنوشت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ بیتی کسی انسان کی زندگی کے تجربات، مشاہدات، محسوسات ونظریات کی مربوط داستان ہوتی ہے، جو اس نے سچائی کے ساتھ بے کم وکاست قلم بند کر دی ہو، جس کو پڑھ کر اس کی زندگی کے نشیب وفراز معلوم ہوں، اس کے نہاں خانوں کے پردے اٹھ جائیں اور ہم اس کی خارجی زندگی کو روشنی میں پڑھ سکیں۔''

(اردو میں سوانح ادب: فن اور روایت؛ص۔١٢١)

یہاں اپنی زندگی کو ازخود رقم کرنا ہے لہذا خودنوشت لکھنا ایک مشکل امر ہے، بعض اوقات مصنف مبالغہ آرائی کا بھی شکار ہوسکتا ہے اور حق اور صداقت سے روگردانی اور پردہ پوشی کا بھی مرتکب ہوجاتا ہے۔ اس لئے اپنی زندگی کو بے کم و کاست تحریر کے قالب میں ڈھالنا پل صراط پر چلنے کے مترادف ہوتا ہے اس لئے اردو ادب میں آپ بیتی کم لکھے گئے جو لکھے گئے ان میں بھی اعتبار و معیار کم کو ہی حاصل ہوسکا، کامیاب آپ بیتی جگ بیتی بن جاتی ہے۔

سفرنامہ:

سفرنامہ میں لفظ سفر عربی زبان سے ماخوذ ہے جس کے معنی کوچ کرنے اور اپنے مقام سے کسی اور جگہ جانے کے ہوتے ہیں، اور لفظ نامہ فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی خط ہوتا ہے۔ گویا سفرنامہ وہ تحریر ہے جس میں بالعموم مسافر اپنے سفر کے مشاہدات و حالات کو تاریخ وار فنی لطافت کے ساتھ درج کرتا ہے۔ ادبی اصطلاح میں سفرنامہ اس صنف کو کہتے ہیں جس میں مسافر یا مصنف دوران سفر جن حالات سے دوچار ہوتا ہے اور جو کوائف اس کو پیش آتے ہیں انہیں وہ صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیتا ہے، دوسروں کو اپنے تجربات سے باخبر کرتا ہے، جس سے عام قاری بھی دیار غیر سے متعارف ہوتا ہے۔

سفرنامہ سفر کے تاثرات، حالات اور کوائف پر مشتمل ہوتا ہے، فنی طور پر سفرنامہ وہ بیانیہ ہے جو سفرنامہ نگار سفر کے دوران میں یا اختتام سفر پر اپنے مشاہدات، کیفیات اور اکثر اوقات قلبی واردات سے مرتب کرتا ہے۔ بقول ڈاکٹر سید عبداللہ کہ سفرنامہ لی صنف میں تمام اصناف ادب کی لطافت ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں:

> ''اس میں داستان کی داستانوی طرز، ناول کی فسانہ طرازی، ڈرامہ کی منظرکشی آپ بیتی کا مزہ اور جگ بیتی کا لطف اور پھر سفر کرنے والا جزو تماشہ ہوکر اپنے تاثرات کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ اس کی تحریر پرلطف بھی ہو اور معاملہ افزا بھی۔'' (دیباچہ سفرنامہ۔ دیکھ لے ایران)

سفرنامہ میں مسافر اپنے ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر سیر و سیاحت کے واقعات، فرد اور سماج کے معاملات، مناظر اور ماحول کی عکاسی کرتا ہے جس کے ذریعہ اس ملک و قوم کی تہذیب و تمدن سے آگہی حاصل ہوتی ہے، روایات اور رسم و رواج سے واقفیت ہوتی ہے۔ سفر علمی ہو یا ادبی، سیاسی ہو یا مذہبی یا بغرض سیر و سیاحت اہل علم کی نظریں اور ان کا مشاہدہ ایک ایسے روداد سفر کو رقم کرتی ہیں جو تہذیب و ثقافت، علم و ادب اور مذہبی اور قومی روایات کی بہترین عکاس ہوتی ہیں۔

خطوط یا مکتوب نگاری:

ہم ایک شخص سے کوئی بات کہنا چاہیں اور وہ ہمارے سامنے موجود نہ ہوتو اپنی بات اور گفتگو اسے لکھ کر بھیجنا خطوط یا مکتوب نگاری کہلاتی ہے،کبھی کبھی براہ راست جو بات نہ کہی جا سکے اس کے اظہار کا مؤثر ذریعہ ہے خطوط۔اردو ادب میں آج بھی یہ بحث رائج ہے کہ خطوط ادبی صنف ہے یا نہیں،اس سے قطع نظر جو مکتوب غالب اور ابوالکلام آزاد کی خطوط کی طرح مراسلے کے دائرے سے تجاوز کر کے مکالمہ کا درجہ حاصل کرلیں وہ اردو کا ادبی سرمایا ہیں،بقول سید عبداللہ کہ:

''خطوط نگاری خود ادب نہیں مگر جب اس کو خاص ماحول،خاص مزاج،خاص استعداد،ایک خاص گھڑی اور خاص ساعت میسر آجائے تو یہ ادب بن سکتی ہے۔''

خطوط اپنے خیالات ومحسوسات کو دوسرے تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے،بقول مولوی عبدالحق ''خط دلی خیالات و جزبات کا روز نامچہ اور اسرار حیات کا صحیفہ ہے۔خطوط ادبی صحیفہ ہی نہیں تاریخ کے گمشدہ اوراق اور تہذیب کی گرد آلود روایات کو روشن کرتی ہے۔خطوط کے ذریعہ مکتوب نگار کی شخصیت،عمل ورد عمل،نفسیاتی وذہنی کیفیات اور باطنی وظاہری افکار کا مطالعہ بکوبی کیا جا سکتا ہے۔خطوط کا اسلوب ہی ایک مراسلہ کو مکالمہ بناتا ہے،جملوں کا اختصار اور روز مرہ الفاظ ومحاورات خطوط کو دلکش بناتے ہیں،خطوط میں جزبے کی حرارت،احساس کی شدت اور مقصد کے برملا اور بے ساختہ اظہار سے تحریر میں بے تکلفی اور انداز بیان میں سادگی آتی ہے،اسلوب کی سادگی اور ندرت سے القاب وآداب میں کشش اور مراسلے میں مکالمے کا احساس پیدا ہوتا ہے،یہ مکاتیب میں مسائل حیات کے ساتھ ساتھ سیاست ومعاشرت اور تاریخی حقائق کی عکاس ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆